بدھ 26 دسمبر 2001ء

خطبہ نمبر 52

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 26 دسمبر 2001ء 10 شوال 1422 ہجری-26 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 292

سلام پھیلاؤ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مومن نہ بن جاؤ- اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو- کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو آپس میں تمہاری محبت بڑھے گی- وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام پھیلاؤ-

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب انه لایدخل الجنة حدیث نمبر 81)

خدا تعالیٰ کی صفت سلام پر نہایت لطیف اور پر معارف خطاب

خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا

جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندوں کے سلام اس کے کسی کام نہیں آ سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 دسمبر 2001ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت سلام کی آیات قرآنی' احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں تشریح فرمائی- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا نیز عربی' انگریزی' بنگالی' جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا خدا تعالیٰ کی صفت سلام سے متعلق جو خطبات کا سلسلہ جاری تھا یہ اس کی دوسری اور آخری قسط ہے- اس خطبے میں صفت سلام کے جو پہلو باقی رہ گئے تھے ان کو میں نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے- حضور انور نے سورۃ یٰسین کی آیات 56 تا 59 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد یہ احادیث بیان فرمائیں- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو' کیا میں تمہیں کسی ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جسے اگر تم بجالاؤ تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے- وہ عمل یہ ہے کہ تم سلام پھیلاؤ- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا- اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے ہاں جاؤ تو سلام کہا کرو' یہ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں- حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس پیش فرمایا- اس زمانے میں اکثر امراء کا حال سب سے بدتر ہے- اگر کوئی غریب ان کو السلام علیکم کہے تو وعلیکم السلام کہنا بھی عار سمجھتے ہیں- بلکہ غریب کے منہ سے اس کو بے باکی کی حرکت خیال کرتے ہیں- حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا- جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو' بندے اس پر ہزار سلام کریں- اس کے کسی کام نہیں آ سکتے-

حضور انور نے فرمایا ذبح عظیم کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کثرت سے صحابہ کی قربانیاں ہیں- وہ ذبح عظیم ہے- جس کی خاطر ان کو زندہ رکھا گیا- حضور انور نے سورۃ مریم کی ایک آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا آنحضرت ﷺ کا فیض آئندہ آنے والوں ہی پہ نہیں گزشتہ لوگوں کو بھی پہنچا ہے- پس قرآن کریم ان معنوں میں سب کتابوں سے افضل ہے- قرآن کریم باقی نبیوں کی نہ صرف تصدیق کرتا ہے بلکہ قیامت تک ان پر سلام بھیجتا چلا جاتا ہے- قرآن کریم سب مرسلین کو سلام بھیجتا ہے- حضور انور نے لیلۃ القدر والی آیت کے بعد حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پیش فرمایا- کہ خدا کا کلام اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں آسمان سے اتارا گیا ہے- لیلۃ القدر سے ایک مراد یہ ہے کہ ایسی رات جس میں بندے کی قدر کی جاتی ہے- حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض تحریرات پیش فرمائیں جن میں صلح کاری کا مضمون بیان ہوا ہے- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں آپس میں صلح کاری اختیار کرو' صلح میں خیر ہے- خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں- حضور انور نے فرمایا آنحضرتؐ ایک دفعہ کسی جہاد سے واپس آ رہے تھے تو یہ فرمایا کہ ہم جہاد اصغر سے اب جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں- پس نفس کے ساتھ جہاد سب سے بڑا جہاد ہے آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہامات پیش فرمائے- جن میں مسیح موعود کو سلامتی کی خبر دی گئی ہے-

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات

احباب نوٹ فرمالیں کہ 4 جنوری 2002ء کے بعد M.T.A کی نشریات صرف ڈیجیٹل ریسیور سے دیکھی جا سکیں گی- اینالاگ سسٹم پر نشریات ختم ہو جائیں گی- (نظارت اشاعت)

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 4- فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا کہ:-

''اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آ کر پھر خدا کو گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا-

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں- اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہر حال باہر نکلنا ہے جماعت احمدیہ ہے جو زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بددعائیں نہ اٹھیں-''

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 2 مئی 2000ء ص3)

داخلہ لینگوئج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو

لینگوئج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی ربوہ میں درج ذیل زبانوں میں نیا داخلہ مورخہ 7 جنوری 2002ء بروز سوموار بوقت 3.30 بجے سہ پہر بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں ہوگا- داخلہ کے خواہشمند واقفین نو بچے اور بچیاں انٹرویو کے لئے مقررہ وقت پر اپنے والد / سرپرست کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کی دلیل ہے

دشمنوں کے شر سے آنحضرت ﷺ کی معجزانہ حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 21 ستمبر 2001ء بمطابق 21 تبوک 1380 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ مائدہ کی آیت 68 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عصمت کا وعدہ ہے یہ ظاہری وعدہ بھی ہے اور روحانی وعدہ بھی ہے۔ ظاہری معنی عصمت کا تو یہ ہے جسم کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کرنا اور غیر معمولی حالات میں معجزانہ طور پر حفاظت فرمانا۔ اور دوسرا معنی ہے عصمت معنوی یعنی نہایت ناپاک الزام جو دشمن تجھ پر لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ان سے بری الذمہ ثابت فرمادے گا۔

آیت کے نزول کا زمانہ خاص توجہ کے قابل ہے۔ ابن جریر، ابن کثیر، درمنثور اور بحرالمحیط میں لکھا ہے کہ آیت (واللہ یعصمک من الناس) مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی۔ اور اسی آیت کے متعلق یہ بھی دوسرے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔ تو اس صورت میں ان دونوں چیزوں میں کیسے اطباق ہوگا۔ روح المعانی میں جو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی اور پھر مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی تھی۔ اور مکہ میں پہلے نازل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ زیادہ خطرہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی دور میں ہی تھا۔ پس مکی دور میں اگر حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا تو حضور اکرمؐ کے دل کو کیسے قرار ملتا۔ پس ضروری تھا کہ یہ آیت مکہ میں ضرور نازل ہوئی ہو اور ابن کثیر کی یہ رائے بالکل درست اور زیادہ قابل قبول ہے کہ مکہ میں نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں پھر نازل ہوئی ہے۔ مدینہ میں جنگ بدر کے بعد جو خطرات درپیش ہوئے ہیں احد وغیرہ کے وہ سارے متقاضی ہیں کہ دوبارہ حفاظت کے وعدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کو تسلی مل جائے۔

اس ضمن میں ابن عباس کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا تو اس کی وجہ سے میرا دل گھبرایا اور میں نے سمجھ لیا کہ لوگوں کا ایک طبقہ مجھے جھٹلا دے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ابو طالب ہر روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حفاظت کیلئے بھجوایا کرتے تھے۔ آپ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے اس لئے آپ کو اپنے قبیلہ پر زیادہ اعتماد تھا اور دشمن قبیلوں کے متعلق خطرہ تھا کہ وہ کسی وقت بھی حملہ کر سکتے ہیں۔ لیکن جب آیت (واللہ یعصمک من الناس) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۔) اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مکہ ہی میں آیت نازل ہو چکی تھی اور اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خود حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اب میرے ساتھ کسی محافظ کو نہ بھجوا کریں۔

دوسرا نزول سن دو ہجری کا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو چکی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نیند نہیں آ رہی تھی۔ حضور نے فرمایا کاش میرے صحابہ سے کوئی صالح نوجوان آج رات پہرہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی اثناء میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون ہے۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور میں ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور! میرے دل میں حضور کے بارہ میں کچھ خوف پیدا ہوا تھا اس لئے میں حضور کے پہرہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعا دی اور پھر سو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو گویا کہ یہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ ایک دفعہ مکہ میں ہو چکی تھی ایک مدینہ میں۔ آپ نے سر خیمہ سے باہر نکالا اور فرمایا آپ چلے جائیں **فقد عصمنی اللہ** ۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔ اور اگر یہ دوبارہ نزول کا 2 ہجری کا ہی واقعہ ہے تو اس کے بعد تمام غزوات جتنے بھی بڑے خوفناک غزوات تھے جو نہایت ہی خطرناک مواقع لے کے آئے تھے وہ سارے اس دوسرے نزول کے بعد کے واقعات ہیں۔ پس وہ لوگ جو اسے مدنی قرار دیتے ہیں ان کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ مدنی ہونے کے باوجود تمام خطرات تو اس آیت کے نزول کے بعد ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہر قسم کی بدنی اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا تھا۔

اب ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدت کی وجہ سے حضور سے آگے نکل گئے۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے آگے نکلے' سوال یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وجہ سے پانی کی تلاش میں آگے نکلے تھے ورنہ یہ کوئی معنے نہیں کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے آگے نکل گئے۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے اس رات حضور کے ساتھ رہا۔ اس پر حضورؐ نے مجھے دعا دی اور فرمایا اللہ

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے-

(ابو داؤد کتاب الادب باب الرجل یقول للرجل حفظک الله)

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی- مگر جب آیت (واللہ یعصمک من الناس) نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر خیمہ سے باہر نکالا اور فرمایا: اے لوگو! چلے جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے- (ترمذی - کتاب التفسیر)

اس ضمن میں ایک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مکہ کے اسی آدمی تنعیم نامی پہاڑ سے اتر کر حضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر اچانک حملہ کرنے کے لئے آئے لیکن سب کے سب پکڑے گئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بخش دیا-

اب یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عفو مجسم ہے کہ قتل کی نیت سے آئے تھے اور اچانک حملہ آور ہوئے تھے اور اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کی جان بخشی فرمائی- کہتے ہیں اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں دشمنوں کے ہاتھ کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھ کو ان سے روک دیا بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر کامیابی بخشی تھی- (صحیح مسلم' کتاب الجہاد)

ایک روایت میں ابو جہل کے ارادۂ قتل کا ذکر ملتا ہے- ابو جہل نے قریش کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے دین کے عیب نکالتا ہے' ہمارے آباء اور ہمارے بتوں کو گالیاں دیتا ہے اور میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ میں کل ضرور ایک پتھر کے ساتھ جس کو میں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سر اس وقت جب وہ سجدہ میں ہوں گے' کچل دوں گا- پس تم اس وقت میری حفاظت کرنا- اس کے بعد بنو عبد مناف جو چاہیں کر لیں- اس پر مشرکین نے کہا تو جو چاہے کر' ہم تیری حفاظت نہیں کر سکیں گے- اگلی صبح ابو جہل نے جیسا پتھر کہا تھا ویسا پتھر لیا' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے آئے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے- قریش دور بیٹھے دیکھ رہے تھے کہ ابو جہل کیا کرتا ہے- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ابو جہل نے پتھر اٹھایا اور آپ کی طرف چل دیا یہاں تک کہ جب وہ آپ کے قریب ہوا- تو وہ شکست خوردہ' ڈرا ہوا' ایسی حالت میں واپس آیا کہ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا- اور اس کے ہاتھ پتھر کے ساتھ شل ہو چکے تھے- اور اس کی یہ کیفیت اس وقت تک رہی جب تک کہ اس نے اس پتھر کو پھینک نہ دیا- قریش مکہ اس کی طرف لپکے اور پوچھا: اے ابو الحکم! تمہیں کیا ہوا ہے- اس پر اس نے کہا کہ میں وہ کام کر گزرنے کے لئے جس کا تم سے ذکر کیا تھا' کھڑا ہوا اور جب میں اس کے پاس پہنچا تو میری راہ میں ایک اونٹ حائل ہو گیا- بخدا میں نے اس اونٹ جیسا کسی اونٹ کا نہ سر دیکھا ہے نہ گردن اور نہ ایسی کچلیاں- چنانچہ مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ مجھے کھا لے گا-

(تلخیص از سیرت ابن ہشام - جلد اول)

سفر ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت (و اذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک) کے تعلق میں بیان کرتے ہیں کہ ایک رات قریش مکہ نے باہم مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیں گے اور بعض نے مشورہ دیا کہ قتل کر دیں' بعض نے کہا کہ مکہ سے نکال دیں مگر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے آگاہ فرما دیا- تب اس رات حضرت علیؓ آپؐ کے بستر پر سوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو کر غار تک پہنچ گئے اور مشرکین ساری رات حضرت علیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر ان کی نگرانی کرتے رہے اور صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کرنے کی ٹھان لی- مگر جب وہاں حضرت علیؓ کو پایا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر کو ناکام کر دیا ہے- اور کہنے لگے: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں- اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھوج نکالنا شروع کیا اور جب پہاڑ تک پہنچے تو پاؤں کے نشانات ملنے ختم ہو گئے- پہاڑ تک پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اس پہاڑ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان اس سے آگے نہیں گئے' وہیں رک گئے اس لئے کھوجی نے کہا کہ لازماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی پہاڑ پر ہیں- چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ غار کے قریب سے گزرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہنے لگے: اگر آپؐ اس میں داخل ہوتے تو اس کے منہ پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا- چنانچہ آپؐ اس غار میں تین دن تک رہے- (مسند احمد بن حنبل- مسند بنی ہاشم)

یعنی دشمن یہاں سے ناکام ہو کے واپس چلا گیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں ہی رہے تاکہ تین دن کے بعد پھر وہاں سے روانہ ہوں- اس ضمن میں بعض دوسرے ایسے لوگ تھے جن کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی غار میں چھپے ہوئے ہیں اور بہرحال نکل کر مدینہ کی طرف جائیں گے- تو انہوں نے اپنے طور پر تعاقب کا ارادہ کیا ہوا تھا-

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ انہوں نے براء بن عازب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ کے گھر آئے تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ جس رات آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تھا' اس کے کچھ واقعات بتایئے- آپؓ نے فرمایا: ہاں میں سناتا ہوں- ہم نے رات سے لے کر اگلے دن کی دوپہر تک سفر کیا- ہم نے ایک ویران راستہ اختیار کیا جس پر لوگ عام طور پر نہیں چلتے تھے- (دوپہر کے وقت) ہمیں ایک لمبی سی چٹان نظر آئی- آگے بڑھی ہوئی ہونے کی وجہ سے اس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی- ہم وہاں اترے.........سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل پڑے- (تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ) سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا- میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو پکڑے گئے- حضورؐ نے فرمایا ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے- ایک دفعہ غار میں فرمایا تھا لاتحزن ان اللہ معنا اور دوسری دفعہ پھر- تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جان کے لئے نہیں ڈرے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاطر ڈر رہے تھے- ڈرو نہیں' اللہ ہمارے ساتھ ہے' پھر بھی اللہ ہمارے ساتھ ہی فرمایا' یعنی ہم دونوں کے ساتھ اللہ ہے- (-) پھر حضورؐ نے سراقہ کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجہ میں اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا- اس کا پیٹ تک زمین میں دھنسنا' یہ بھی غور طلب بات ہے- وہاں کوئی دلدل تو نہیں تھی کہ جس میں گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس جاتا لیکن گھوڑا گرا ہے' لیٹ گیا ہے اور پیچھے مڑ کر جب حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا تو یہی محسوس ہوا کہ وہ زمین میں دھنس چکا ہے بہرحال حضور نے سراقہ کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجہ میں اس کا گھوڑا یوں معلوم ہوا ہے جیسے زمین میں دھنس گیا ہے- اس پر سراقہ نے کہا: مجھے یقین ہے کہ آپ نے مجھے بددعا دی ہے' اب میرے لئے دعا کیجئے- میں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ میری درخواست رد نہ کریں- اب اس نے یہاں دونوں کو مخاطب کر کے کہا ہے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پہ شاید پورا اعتبار نہیں تھا حضرت ابوبکر کے متعلق بھی کہا کہ وہ بھی میرے لئے دعا کریں-

تب حضرت ابوبکرؓ نے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی- حضرت ابوبکرؓ اپنا مقام سمجھتے تھے اس لئے اس کے جواب میں خاموش رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موقع دیا کہ آپؐ اس کے لئے دعا کریں- سراقہ کی مصیبت ٹل گئی- اس کے بعد سراقہ جسے بھی ملتا اسے کہتا ادھر کچھ نہیں ہے' جو کوئی بھی اس سے ملتا اسے واپس لوٹا دیتا- حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ اس طرح اس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا عہد نبھایا- (بخاری- کتاب المناقب)

اب سراقہ کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ اس نے بولا ہے- نعوذ باللہ من ذلک حضرت ابوبکر یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی غلط بات نہیں کی- سراقہ تو غیر مسلم تھا اس نے جھوٹ بولا-

ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ سراقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے سونے کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے- اور اس وقت وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا' اس قدر مجبوری کی حالت میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا رستہ میں جا رہے ہیں‘ انتہائی خطرات میں‘ ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھ میں ہوں گے اور ایسا ہی واقعہ ہوا اور سراقہ اس وقت زندہ رہا جب تک کہ یہ حدیث پوری نہیں ہوگئی۔

ایک روایت میں ایک یہودیہ کے زہریلے گوشت کے متعلق روایت ملتی ہے۔ اب یاد رکھیں کہ یہ ساری روایات جتنی بھی ہیں یہ **یعصمک من الناس** کے تابع بیان کی جا رہی ہیں۔ اسی آیت کے نیچے آپ کی حفاظت کا وعدہ تھا اور مختلف وقتوں میں‘ مختلف خطرناک اوقات میں یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتا رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تو نہیں کھاتے تھے مگر تحفہ قبول کرلیا کرتے تھے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر ایک بھونی ہوئی بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ بھجوائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھالیا اور باقی صحابہ نے بھی اس میں سے کچھ کھالیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کھانے سے ہاتھ روک لو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ زہر آلودہ ہے۔ چنانچہ حضرت بشر بن البراء بن معرور انصاریؓ (کھانا کھانے سے) وفات پاگئے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی عورت سے پچھوایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا: اگر آپ سچے نبی ہیں تو میرا یہ فعل آپؐ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر آپؐ دنیاوی بادشاہ ہیں تو میں نے آپؐ سے لوگوں کو چھٹکارا دلانے کی خاطر یہ اقدام کیا ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الدیات)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش کا اس سے بھی اندازہ فرمائیے کہ آپ کو غلبہ ہو چکا تھا مدینہ میں لیکن اس یہودی عورت کو جس نے زہر دے کر آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی آپ نے کوئی سزا نہ دلائی۔ مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت یہ ہے کہ جب یہودی عورت سے اس فعل کا سبب پوچھا گیا تو وہ بولی یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ اگر تو آپ خدا کے نبی ہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو ضرور اس کی خبر کردے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔

اب جنگ حنین جو انتہائی خوفناک جنگ لڑی گئی ہے جس میں بہت ہی زبردست خطرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تھے وہ بھی (**واللہ یعصمک من الناس**) کی آیت کے نزول کے لازماً بعد ہوئی ہے خواہ اس کا آپ مکہ میں نازل ہونا سمجھیں یا مدینہ میں سمجھیں مگر اس میں تو شک ہی کوئی نہیں کہ جنگ حنین جنگ احد کی طرح اس آیت کے نزول کے بعد ہوئی ہے۔ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت براء کے پاس آیا اور کہا: اے ابوعمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ تو حضرت براء نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہرگز نہیں بھاگے۔ اس نے پوچھا ابوعمارہ کیا تم بھاگے تھے تو اس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ہرگز نہیں بھاگے‘ بلکہ بات یہ ہوئی کہ چند جوشیلے نوجوان بغیر کسی اسلحہ کے ہوازن قبیلہ کی طرف چل نکلے۔

اب یہاں روایات مختلف ہیں اور مشتبہ ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بغیر ہتھیاروں کے قبیلہ کی طرف چل پڑے ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ بھگدڑ مچی ہے بہت زبردست تیرانداز تھے مقابل والے۔ اور ان کے تیروں سے گھبرا کر سواریاں الٹی ہیں اور یہاں تک آتا ہے کہ بعض دفعہ سواریوں کے بگٹٹ واپس بھاگنے کے نتیجہ میں کچھ لوگ نیچے پھسلے بھی گئے اور وہ سواریاں ان کے قابو نہیں آرہی تھیں۔ اسی حالت میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے تھے اور بڑے جوش کے ساتھ آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے کہ

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

کہ میں نبی ہوں اور بحیثیت نبی ہونے کے جھوٹ نہیں بولتا۔ اور اس وقت آپ کا زور سے یہ کہنا کہ **انا النبی لا کذب** یہ بات بھی ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے باقی صحابہ کے بدلہ اپنی طرف توجہ مبذول کروادی۔ کیونکہ دشمن کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہی دشمنی تھی نہ کہ دیگر صحابہ سے۔ اگر تھی تو آپ کی وساطت سے تھی۔ تو ساری توجہ ان سے ہٹا کر اپنی طرف کر دی کہ جس نے مارنا ہے یا کوئی قتل کی کوشش کرنی ہے تو میری طرف آئے۔

اس وقت ابوسفیان آپؐ کی خچر کی لگام پکڑ کر آگے آگے چل رہے تھے۔ آپؐ خچر سے نیچے اترے اور دعا کی اور لوگوں کو مدد کے لئے بلایا۔ ساتھ ساتھ آپؐ یہی کہتے جاتے :

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ **اللھم نزل نصرک** دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اب اپنی نصرا تار‘ اپنی مدد اتار‘ اے اللہ تو اپنی نصرت نازل فرما۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ جب جنگ شدت اختیار کر جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں پناہ لیا کرتے تھے **(بخاری - کتاب الجهاد و السير)**

اب دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کو پناہ دیا کرتے تھے اس وقت آپ سے پیچھے ہونا محفوظ ہونے کی علامت تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو حملہ تھا اس کی تو اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا اور آپؐ کے جلو میں جو صحابہ تھے وہ سارے محفوظ رہتے تھے۔ کہتے ہیں اور ہم میں سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو دوران جنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب ہوتا تھا کیونکہ سب سے گھمسان کی جنگ وہیں ہوتی تھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا۔

حضرت مسیح موعود اسی حفاظت کے وعدہ کے تعلق سے اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں :

’’ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی‘ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا‘‘۔ وہ بجلی پڑی ہے لیکن حضرت مسیح موعود اور آپ کے (رفقاء) کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ عین ’’اسی وقت وہ بجلی ایک مندر پر گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی‘‘۔ **(الحکم 10/ جون 1907ء)**

اسی حفاظت کے تعلق میں حضرت مسیح موعود بعض اور واقعات بھی بیان کرتے ہیں :

’’ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا اور دوسری دفعہ لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے ضرر سے محفوظ رکھا‘‘۔

(الحکم 10/ جون 1907ء)

اس ضمن میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ بستر کو اوپر کا کپڑا اتار کر اچھی طرح دیکھ لیا کرتے تھے اور اسی دیکھنے کے نتیجہ میں ابھی بھی بہت سے خطرات سے انسان بچ سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور کئی مواقع پر جب لحاف کو دیکھا تو کوئی خطرناک چیز‘ کوئی جانور‘ کوئی خطرناک مکڑی وغیرہ اندر پھر رہے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے عذاب سے بچالیا مگر حضرت مسیح موعود کے معاملہ میں تو خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ وہ بچھو مرا ہوا پایا گیا اور حضرت مسیح موعود کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

حضرت مسیح موعود بہت ہی غافل طبیعت کے تھے۔ آپ کی نظروں میں بھی ایک قسم کی غفلت تھی‘ ایک مدہوشی سی پائی جاتی تھی اور اتنی سادگی تھی کہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا اپنے متعلق کہ مجھے کیا خطرہ درپیش ہے۔ ایک اور شخص نے ایک دفعہ دیکھا اور بتلایا کہ آپ کے دامن میں آگ لگ گئی ہے۔ اب دامن کو آگ لگے تو سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود کو پتہ ہونا چاہئے تھا مگر کسی شخص نے دیکھا اور اس نے کہا کہ آپ کے دامن کو آگ لگ گئی ہے۔ ’’آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے۔ پس اس میں کون سی تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 226 طبع جدید)

اس ضمن میں میں نے انڈونیشیا کے سفر کے واقعات بیان کئے تھے جس طرح حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو آگ پر غلبہ عطا ہوا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود کا یہ الہام تھا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ ایک موقع پر وہ عمارت میں نے خود جا کے دیکھی ہے' بہت تیزی سے آگ لگی ہے۔ لکڑی کے مکان تھے ان کو جلاتی ہوئی وہ مولوی رحمت علی صاحب کے مکان تک' عین کنارے تک پہنچی جس کی ایک طرف دیوار بھی جھلس گئی اور نیچے سے لوگ شور مچاتے رہے کہ مولوی صاحب اتر جائیں نیچے' بس کریں اب' مولوی صاحب نے فرمایا بالکل نہیں آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ چنانچہ اچانک ایک بڑے زور سے بجلی کڑکی اور بدلی برسی ہے' اس زور سے بارش ہوئی کہ وہ ساری آگ وہیں خود جل کر راکھ ہوگئی اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ پس حضرت مسیح موعود کا الہام بڑی شان سے پورا ہوا ہے اور بار بار ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔

اب کس طرح اللہ تعالیٰ بدلی کا سایہ ساتھ ساتھ کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ کی بات تو پرانی تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ بدلیاں بھی آپ کے آرام کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ چلا کرتی تھیں۔ حضرت (اماں جان) بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں کسی سفر سے واپس قادیان آ رہا تھا تو میں نے بٹالہ سے یکہ کرایہ پر لیا۔ اس میں ایک ہندو سواری بھی بیٹھنے والی تھی۔ جب ہم سوار ہونے لگے تو وہ جلدی سے اس رخ پر چڑھ گیا جو سورج کی دوسری جانب تھا اور مجھے سورج کے سامنے بیٹھنا پڑا۔ جب ہم شہر سے نکلے تو ناگاہ بادل کا ایک ٹکڑا اٹھا اور میرے اور سورج کے درمیان آ گیا اور ساتھ ساتھ آیا۔ (سیرۃ المہدی۔ جلد اول۔ صفحہ 5)۔ اور حضرت مسیح موعود کو سورج کی تپش سے اس بدلی نے جو ساتھ ساتھ چل رہی تھی نجات دی۔

اب حضرت مسیح موعود (-) کے بعض الہامات ہیں: (-)

تیرا رب تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا۔ اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں' اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا۔ اگر زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔

1900ء کا ایک الہام ہے (-) وہ چاہتے ہیں تجھے قتل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی خود کرے گا۔ پھر اپنی طرف ضمیر پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے '' میں تیری حفاظت کرنے والا ہوں۔ اللہ کی عنایت تیری محافظ ہے''۔

(-) خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔ اس کا غضب زمین پر اتر آیا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود (واللہ یعصمک من الناس) کی تفسیر میں پہلے تو سادہ سا ایک لفظ میں اس کا ترجمہ بیان فرماتے ہیں خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائے گا جو تیرے قتل کرنے کی گھات میں ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود مزید لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن کریم جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری زندگی خطرات میں سے گزر کر نہیں ملی کہ (الیوم اکملت لکم دینکم) کا اعلان کر سکیں اس وقت تک قرآن کریم نازل ہوتا رہا۔ وہ مکمل ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی طرف بلاوا آیا اور اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فقرہ کہتے رہے کہ ''فی الرفیق الاعلیٰ فی الرفیق الاعلی'' کہ میں اپنے اعلیٰ دوست کی طرف جانا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ مزید زندگی چاہتے ہو یا بس۔ پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں یہی فرمایا کہ مجھے مزید زندگی کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ جو کام تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہو چکا ہے' قرآن نازل ہو گیا' آپ کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی واپسی کی تمنا کی۔

حضرت مسیح موعود اس ضمن میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ '' پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا''۔ مجھے سردست تو اس وقت یاد نہیں ورنہ پہلے ہی آپ کے لئے حوالہ نکال لیتا۔ پہلے نبیوں کی پیشگوئی ایسی ضرور ہوگی جس میں یہ ذکر ہوگا۔ اگلی دفعہ خطبہ میں اگر ربوہ سے اطلاع آ گئی کہ وہ کن انبیاء کی پیشگوئی تھی تو انشاء اللہ میں آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔

اب حضرت مسیح موعود آنحضرتؐ کے ساتھ جو حفاظت کا وعدہ بڑی شان کے ساتھ پانچ مواقع پر پورا ہوا ہے۔ مواقع تو بے شمار تھے مگر پانچ خاص مقامات حضرت مسیح موعود نے چنے ہیں اور اسی طرح پانچ اپنے متعلق بھی واقعات بیان فرمائے ہیں کہ جس طرح خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاص موقعوں پر حفاظت کا انتظام فرمایا اسی طرح مجھ عاجز غلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے غیر معمولی خطرات کے وقت حفاظت میں رکھا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

'' یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے''۔ یہ وہ واقعہ ہے جو حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ '' دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر کے چھپے ہوئے تھے۔ تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ احد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ چوتھا وہ موقعہ تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی۔ اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔ پانچواں وہ خطرناک موقع تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تمام پر خطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت' آپؐ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا۔''

(روحانی خزائن جلد 22۔ حاشیہ ۔ صفحہ 263۔ 264)

اس کے بعد اپنے متعلق فرماتے ہیں:

'' یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی''۔ اب یہاں عصمت کا جو میں نے ترجمہ کیا تھا معنوی معنوں میں عزت کے لحاظ سے' حضرت مسیح موعود بھی اس تحریر سے اس کی تائید کرتے ہیں کہ صرف جان کو خطرہ نہیں تھا عزت کو بھی خطرہ تھا اور (یعصمک من الناس) میں دونوں وعدے موجود ہیں۔ '' اول وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔ دوسرے وہ موقعہ جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔ تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔ چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے''۔

(روحانی خزائن جلد 23 ۔ حاشیہ صفحہ 263)

اب یہ بھی عظیم واقعہ ہے کہ لیکھرام کے قاتل کی تلاش میں آریہ شور مچا رہے تھے کہ ہمارا قاتل مرزا غلام احمد ہے اور ان کی تلاشی لی جائے۔ چنانچہ اچانک تلاشی کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس وہاں خود پہنچا جو انگریز تھا اور حضرت مسیح موعود کا یہ حال تھا کہ خود ہی اپنے تمام خطوط اور خط و کتابت جن کے لئے وہ سرگرداں تھا کہ کسی طرح میرے ہاتھ آ جائیں' خود ہی ان کے سامنے پیش کر دئے

اور کہا کہ اس صندوقچی میں یہ بھی پڑا ہے' یہ بھی پڑا ہے۔ مکمل اپنی خط وکتابت' دوسروں کے خط تھے یا اپنے خط دوسروں کے نام تھے وہ اس کے سامنے کھول کر رکھ دئے۔ اور اس نے سب کا مطالعہ کیا اور کسی ایک میں ایک ادنیٰ سی جگہ بھی کوئی شبہ کی نہ پائی۔

اس موقع کے متعلق حضرت مسیح موعود کو کسی نے ڈرایا تھا اور یہ کہا تھا کہ فلاں تھانیدار جو بڑا سخت متعصب ہے یہ غالباً شیخ نیاز محمد صاحب کے والد صاحب تھے کہ اس نے عہد کیا ہے کہ میں مرزا صاحب پر ہاتھ ڈالوں گا اور دیکھوں گا کہ کون میرے ہاتھ سے آپ کو بچا سکتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے جب یہ بات سنی تو ٹیک لگا کر سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر اٹھ بیٹھے اور کہا کون ہے جو خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹا جائے گا۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ اس کے ہاتھ کو ایسی بیماری ہوئی کہ اُس کا اور کوئی علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں تھا سوائے اس کے کہ ہاتھ کاٹا جاتا۔ پس حضرت مسیح موعود کے معجزات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے' اپنے آقا کی برکت سے' قدم قدم آپ کے (-) پیچھے چل رہے ہیں۔

اب میں اس نسبتاً مختصر خطبہ کے بعد کیونکہ میں نے بہت سی روایات جو بہت فرضی روایات داخل ہوگئی ہیں ابن ہشام وغیرہ کی وہ میں نے بیچ میں سے نکال دی ہیں۔ میں صرف وہی روایات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو قطعی اور یقینی ہوں تا کہ آپ بھی بڑی جرأت کے ساتھ اس کو دشمن کے سامنے پیش کر سکیں۔ اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں آخری خطبہ ثانیہ دیتا ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2001ء)

میر عبداللطیف صاحب

دین میں رسمی عبادت

بیت نور فرینکفرٹ میں ایک پروگرام

مورخہ 22 ستمبر کو بیت نور فرینکفرٹ جرمنی میں ایک پروگرام ہوا جس کا عنوان تھا ''دین میں رسمی عبادت'' اس پروگرام میں شرکت کیلئے 13 جرمن احباب وخواتین بیت الذکر میں تشریف لائے۔ رسمی پروگرام شروع ہونے سے پہلے تقریباً آدھ گھنٹہ تک مہمانوں نے بیت الذکر دیکھی اور بیت الذکر کے بارہ میں سوالات کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں بڑی دلچسپی سے سوالات کرتے رہے بعد میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت ہائے جرمنی نے بڑی تفصیل سے تمام عبادتوں کی سردار عبادت یعنی نماز کے متعلق حاضرین کو بتایا۔ نداء اور نماز کا طریق عملی طور پر کر کے سمجھایا نیز با جماعت نماز اور نوافل کا فرق بتایا بعد میں مہمانوں نے بڑی دلچسپی سے نماز اور دین کے بارے میں سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات امام صاحب نے دیئے۔ بیت میں TV پڑا ہوا دیکھ کر خاص طور پر سوال کیا گیا کہ بیت میں TV کیوں رکھا ہوا ہے اس پر محترم امام صاحب نے بڑی تفصیل سے MTA کا تعارف کروایا۔ حسن اتفاق سے جب MTA کے پروگرام دکھانے کے لئے آن کیا گیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سوال وجواب کا پروگرام چل رہا تھا جس میں حضور جرمن بولنے والے احمدی مستورات اور بچوں کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔ زیادہ تر سوالات ''امریکہ پر حملہ'' کے متعلق تھے۔ اس پروگرام کو بھی حاضرین بڑی دلچسپی سے دیکھتے رہے۔ نماز کے بارہ میں پروگرام کے متعلق بعض مہمانوں نے خاکسار کو بتایا کہ ہمارے لئے یہ معلومات افزاء پروگرام بہت ہی دلچسپ تھا خاص طور پر انہوں نے کہا کہ بیوت الذکر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا

(باقی صفحہ 7 پر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33746 میں غلام مرتضےٰ ولد نور محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت 1992 ساکن حسن آباد کالونی ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرت
رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام مرتضےٰ احمدیہ بیت الذکر حسین آباد کالونی ساہیوال گواہ شد نمبر 1 عبدالمغنی زاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر 19451 گواہ شد نمبر 2 منیر احمد سیکرٹری مال فرید ٹاؤن ساہیوال۔

مسل نمبر 33747 میں محمد احمد ولد محمد عمر قریشی مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد النور سوسائٹی ایف بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ساڑھے پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد 108/19 سمن آباد النور سوسائٹی ایف بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد خان وصیت نمبر 27477 گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد فیاض وصیت نمبر 29988

مسل نمبر 33748 میں نصیر احمد سندھو ولد چوہدری قائم علی صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ پنشنر عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 30/11-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع چک نمبر 30/11-L ضلع ساہیوال مالیتی ساٹھ ہزار روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ چھ ایکڑ دو کنال مالیتی سوا چھ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1734 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 11192 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 21-9-2001 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر احمد سندھو چک نمبر 30/11-L ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر 1 حمید احمد باجوہ چک 30/11-L ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر 2 منظور احمد چک نمبر 30/11-L ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر 33749 میں چوہدری شفقت اقبال ولد چوہدری ظفر احمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ پنشنر عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ خالد آباد گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ تین ایکڑ مالیتی ساڑھے چار لاکھ روپے۔ 2۔ مکان ترکہ والد مرحوم میرا حصہ 1/4 ہے مالیتی اڑھائی لاکھ روپے۔ 3۔ نقد رقم جو کہ قومی بچت میں جمع ہے تین لاکھ روپے۔ کل جائیداد مالیتی دس لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1200 + 3600 روپے ماہوار بصورت پنشن + منافع بنک مل رہے ہیں۔ اور مبلغ دس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری شفقت اقبال محلہ خالد آباد گلی نمبر 7 گجرات گواہ شد نمبر 1 چوہدری طارق اعجاز برادر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ساہی وصیت نمبر 30674۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب جو چوہدری نظام دین صاحب آف پنج گرائیں کے بیٹے اور محترم چوہدری عزیز احمد صاحب ایڈووکیٹ ریٹائرڈ سیشن جج کے داماد تھے 11 دسمبر 2001ء کو کراچی میں 81 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ 13 دسمبر کو ربوہ میں بعد از عشاء بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے دعا کرائی۔ مرحوم محترم کنور ادریس صاحب کراچی کے بہنوئی تھے۔ آپ نہایت حلیم الطبع اور خوش اخلاق تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ایک لمبا عرصہ جماعت کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یونس جاوید صاحب سیکرٹری وقف جدید لاہور کی اہلیہ صاحبہ کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

محترم میاں محمود احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور آجکل لندن کے ایک ہسپتال میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مختار احمد صاحب مرحوم سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ آف کینیڈا کی پوتی عزیزہ درانجم اور پوتا عزیزم تلمیذ احمد جن کی عمریں بالترتیب چھ اور اڑھائی سال ہیں۔ شدید بیمار ہیں احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے وکرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دین کے خادم بنائے آمین۔

ولادت

مکرم منیر احمد صاحب ناصر دارالفضل شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم مجیب احمد منیر مربی سلسلہ بینن افریقہ اور بہو نسرین اختر حال ربوہ کو 4 دسمبر 2001ء کو بیٹی سے نوازا ہے یہ بچی وقف نو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس کا نام حفصہ منیر عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے مولیٰ کریم اس بچی کو بہت نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ محمد احسن محمود صاحب قائد ضلع لودھراں لکھتے ہیں مکرم میاں رفیق احمد صاحب ابن مکرم میاں قادر بخش صاحب گجر کھڈہ ملتان ایک سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 21 نومبر 2001ء بعمر 71 سال وفات پاگئے اگلے روز نماز فجر کے بعد بیت الذکر کینٹ ملتان میں مکرم ظہیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جنازہ کے بعد میت دنیا پور لائی گئی جہاں مکرم شیخ حافظ لئیق احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد تدفین مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بازیافتہ اشیاء

کسی دوست نے ایک عدد بازیافتہ پرس جس میں نقدی بھی ہے دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا ہے۔ جس کسی کا یہ پرس ہو دفتر سے رابطہ کرے۔

صدر شالی ربوہ سے بازیافتہ ایک عدد گرم چادر کسی دوست نے دفتر میں جمع کروائی ہے۔ جن کی ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

تبدیلی سائیکل

ایک عدد سائیکل تبدیل ہو گیا ہے۔ اس بارہ میں فون نمبر 212880 سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

بقیہ صفحہ 1

تشریف لائیں۔ داخلہ کے لئے عمر کی حد 8 تا 10 سال ہوگی۔

1۔ عربی 2۔ سپینش 3۔ فرانسیسی 4۔ جرمن 5۔ چائنیز

(انچارج لینگوئج انسٹی ٹیوٹ ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

رویہ دوسرے لوگوں سے بالکل مختلف ہے اور یہ معلوم کر کے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی بیوت قرآنی تعلیم کے مطابق خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہر مذہب کے ماننے والوں کے لئے ہر وقت کھلی ہیں۔ (ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر 2001ء)

خبریں

ربوہ: 24 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 26 دسمبر۔ غروب آفتاب: 5-13

☆ جمعرات 27 دسمبر۔ طلوع فجر: 5-37

☆ جمعرات 27 دسمبر۔ طلوع آفتاب: 7-05

کنٹرول لائن پر بھارتی گولہ باری

کنٹرول لائن پر بھارت کی طرف سے پاکستانی علاقوں میں شدید گولہ باری کی گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں متعدد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ بھارت نے راجستھان میں اگنی اور پرتھوی میزائل نصب کر دیئے ہیں۔ پاکستان نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے بھارت کے گولوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔

پاک فوج کی چھٹیاں منسوخ

کنٹرول لائن پر کشیدگی کے پیش نظر پاک فوج کے افسروں اور جوانوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور چھٹیوں پر موجود جوانوں کو اپنے امور جلد نمٹا کر حاضر ہونے کا کہا گیا۔ پاک فوج کو ضروری اسلحہ سے مسلح کر دیا گیا ہے اور کسی بھی ممکنہ جارحیت سے نبرد آزما ہونے کے لئے الرٹ کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی میں پاکستانی سفارتی اہلکار پر تشدد

پاکستان کا احتجاج

دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق پاکستانی سفارتی اہلکار محمد شریف خان کو نئی دہلی میں بازار سے اغوا کیا گیا اور پھر اسے برہنہ کر کے اس پر تشدد کیا گیا ہے۔ اور چند گھنٹوں کے تشدد کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا۔ بھارت نے اس پر جاسوسی کا الزام عائد کیا ہے۔ پاکستان نے اس واقعہ پر بھارتی ہائی کمیشن اور بھارتی دفتر خارجہ سے شدید احتجاج کیا ہے۔

کراچی لاہور اور گجرات میں ٹریفک حادثات

نیشنل ہائی وے کراچی میں ایک بس ٹیکسی کو بچاتے ہوئے قائد آباد پل سے نیچے گر گئی جس سے 11 افراد ہلاک ہو گئے۔ ہنجروال کے قریب لاہور موٹر وے بائی پاس پر آئل ٹینکر اور مسافر بس میں ٹکر کے نتیجہ میں 5 مسافر زندہ جل گئے گجرات میں ایک کار جس میں ایک ہی خاندان کے 5 افراد سوار تھے موڑ کاٹتے ہوئے گہرے پانی میں جا گری اور پانچوں افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

بھارت سے آنے والی 100 اشیاء مہنگی ہو گئیں

پاک بھارت ٹرین کے رابطہ منقطع ہونے کے ساتھ ہی بھارت سے پاکستان میں آنے والی 100 کے قریب اشیاء خورونوش کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پاکستان کی بھارت سے 30% درآمدات ٹرین کے ذریعہ آتی تھیں۔ ان اشیاء میں الائچی، کتھا، پان، املی، چائے، اسبغول کا چھلکا، اجوائن، کافی، چھالیہ، شیمپو، دال

بقیہ صفحہ 8

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے سپیشل ہومیو میر ٹانک	لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 120ML بمعہ ڈاک خرچ 150/- 210/-
کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)	مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو سفید ہونے اور گرنے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 20ML بمعہ ڈاک خرچ 100/- 360/-
ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل) امراض معدہ و پیٹ	تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 20ML بمعہ ڈاک خرچ 100/- 360/-

جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ G.H.P کی معیاری، زود اثر سیل بند پوٹینسی

دوائی کی طاقت و پیکنگ	10ML سپیشل پلاسٹک شیشی	10ML گلاس شیشی	20ML سپیشل پلاسٹک شیشی	20 گرام گولیاں
6X/30/200/1000	8/-	10/-	12/-	8/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-	12/-

خوبصورت بریف کیس مع 80 - سیل بند ادویات	10ML سپیشل پلاسٹک شیشی	10ML گلاس شیشی	20ML سپیشل پلاسٹک شیشی	GHP-20ML مرکب ادویات
	1000/-	1200/-	1300/-	2000/-

اس کے علاوہ جرمن سیل بند پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، مرکبات، ہومیوپیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر خریدیں۔

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

بقیہ صفحہ 7

مسور وغیرہ اشیاء شامل ہیں۔

اثاثے منجمد ہونے کے باوجود جہاد جاری رہے گا۔ حافظ محمد سعید

لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ محمد سعید نے بھارتی روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے لشکر طیبہ پر مالیاتی پابندیوں کے باوجود بھارت کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ انہوں نے لشکر طیبہ کے خلاف اثاثے منجمد کرنے کے اقدام کو بے معنی اور لاحاصل قرار دیا۔

حکومت کی طرف سے اسٹیٹ بینک کو اثاثے منجمد کرنے کی ہدایت

حکومت نے اسٹیٹ بینک کو باضابطہ طور پر لشکر طیبہ اور ایٹمی سائنسدان سلطان بشیر الدین محمود کی تنظیم امہ تعمیر نو کے تمام اکاؤنٹس منجمد کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

کابل میں عبوری انتظامیہ کا پہلا اجلاس

افغانستان کی عبوری انتظامیہ کا پہلا اجلاس اتوار کے روز حامد کرزئی کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں ملکی سلامتی اور بحالی کے امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ کابینہ کے تمام 29 اراکین جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں اجلاس میں شریک ہوئے۔

افغان کرنسی پر احمد شاہ مسعود کی تصویر چھاپنے کا مطالبہ مسترد

افغانستان کی عبوری انتظامیہ کے سربراہ حامد کرزئی نے افغان کرنسی پر احمد شاہ مسعود کی تصویر چھاپنے کا جو مطالبہ شمالی اتحاد کی طرف سے کیا گیا تھا اس کو مسترد کر دیا ہے۔

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے۔ بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرانکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

ایم اے اکنامکس اور انگلش کی کلاسز کا اجراء

نیشنل کالج میں ایم۔اے اکنامکس اور ایم۔اے انگلش کی کلاسز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ ایم اے انگلش کے اوقات صبح 11:00 بجے تا 2:00 بجے ہیں۔ جبکہ ایم۔اے اکنامکس کے اوقات بعد دوپہر 2:00 بجے تا 5:00 بجے ہیں۔ دونوں کلاسز میں چھ چھ طالبات کے داخلے ہو چکے ہیں۔ سٹوڈنٹ کم ہونے کی وجہ سے داخلہ 30 دسمبر تک کھلا رکھا جائے گا۔ خواہشمند فوری رابطہ کریں
نیشنل کالج 23۔ شکور پارک ربوہ
فون: 212034

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 چٹوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔ 61